السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قنوت نازلہ کیا ہے اور یہ کیوں کی جاتی ہے ۔ یہ قنوت کچھ مدت کیلئے تھی یا ہمیشہ جاری رہی اور اسی طرح اب ضرورت کے تحت قنوت ہوگی یا ہمیشہ جاری رکھی جائے گی ؟ قنوت کیلئے کوئی مسنون دُعا ہے یا حالات کے تحت کمی بیشی ممکن ہے ۔ اس کی دلیل کیا ہے بعض لوگ دعا میں اپنی ذاتی دعائیں بھی شامل کرلیتے ہیں آخر میں صلی اللہ علی النبی پڑھتے ہیں اس کی کوئی دلیل ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قنوت دُعا کو کہتے ہیں اور نازلہ کا معنی مصیبت میں گرفتار ہونا ہے ۔ زمانے کی حوادثات میں پھنس جانے کے وقت نماز میں اللہ تعالیٰ سے گریہ وزاری کر ان حوادثات ووقائع کے دفعیہ کیلئے التجا کرنا اور نہ عجز وانکساری ان واقعات سے نجات پانے کیلئے دعائیں مانگنا قنوتِ نازلہ کہلاتا ہے ۔

دُنیا میں مصائب وآلام کئی طرح کے ہوتے ہیں مثلاً دنیا کے کسی خطہ میں مسلمانوں پر کفار ومشرکین یا یہودی یا عیسائی ظلم وستم کے پہاڑ توڑ رہے ہیں ۔ دن رات ان کو پریشانیوں میں مبتلا کر رہے ہیں ۔ ان کو قید وبند کی صعو بتوں میں مبتلا کردیتے ہیں اور کمزور ولاغر مسلمان ان کے ظلم وستم کا تختہ مشق بنے ہوئے ہیں وغیرہ تو ان تمام حالات میں قنوتِ نازلہ کی جاتی ہے اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تابعین عظام، فقہاء محدثین اور سلف صالحین رحمہ اللہ کا طریقہ رہا ہے ۔ اس دعا کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مسلمان اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے انتہائی تذلل اور عجز وانکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں کہ یا اللہ ہمیں ان مصائب وآلام سے محفوظ فرما ۔ ہمارے گناہوں کو بخش دے ۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میں قنوت اس لئے کرتا ہوں تاکہ تم اپنے پرودگار کو پکارو اور اسے اپنی ضروریات کے بارے میں سوال کرو ۔ (مجمع الزوائد ۱۳۸/۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصیبت پریشانی اور رنج وغم کے پیش نظر کبھی پانچوں نمازوں میں ۔ چنانچہ صحیح مسلم ۲۳۷/۱ میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں ۔

((واللہ لأقربن بکم صلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان أبوہریرة یقنت فی الظہر والعشاء الآخرو صلوة الصبح ویدعو للمومنین ویلعن الکفار))

''اللہ کی قسم !میں تمہارے قریب وہ نماز ادا کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے ۔ پس سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظہر، عشاء اور فجر کی نماز میں قنوت کرتے تھے اور مومنوں کیلئے دُعا کرتے اور کافروں پر لعنت کرتے تھے ''۔

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب کی نماز میں قنوت کرتے تھے ۔ (مسلم ۲۳۷/۱)

((عن أبی ہریرة قال قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلاة العتمة شہرا)(صحیح ابوداود 1/270)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں ایک ماہ قنوت کیا ۔

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : "قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ، إِذَا قَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ، يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ، عَلَى رِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وَعُصَيَّةَ، وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهُ"))(صحیح ابوداود 1/270,271)

''ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متواتر ایک مہینہ ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی ہر نماز مین جب اخیر رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو قنوت کرتے اور بنو سلیم کے چند قبیلوں رعل، ذکوان اور عصیہ پر بددعا کرتے اور مقتدی آمین کہتے ''۔

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مختلف حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کبھی ایک نماز میں، کبھی دو تین اور کبھی اکٹھی پانچ نمازوں میں قنوت کرتے تھے ۔ تو ہمیں بھی حالات وواقعات کے تقاضے کے مطابق ایسا کرنا چاہئے اور یہ معاملہ اس وقت تک جاری رہے جب تک دشمنوں کی مکمل سرکوبی نہیں ہوتی اور مسلمانوں کے مسائل وآلام میں کمی واقع نہیں ہوتی ۔ صحیح مسلم میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ :

((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ فِي صَلَاةٍ شَهْرًا، إِذَا قَالَ : «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ»، يَقُولُ فِي قُنُوتِهِ : «اللهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، اللهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللهُمَّ نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اللهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ» قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : "ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ الدُّعَاءَ بَعْدُ، فَقُلْتُ : أُرَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَرَكَ الدُّعَاءَ لَهُمْ، قَالَ : فَقِيلَ : وَمَا تُرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوا"))(1/270)

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک رکوع کے بعد قنوت کیا ۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو پانی قنوت میں کہتے ۔ اے اللہ ولید بن ولید کو نجات دے ۔ اے اللہ سلمہ بن ہشام کو نجات دے ۔ اے اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے ۔ اے اللہ ضعیف مومنوں کو نجات دے ۔ اے اللہ اپنا عذاب قبیلہ مضر پر سخت کر ۔ اے اللہ ان پر یوسفؑ کے زمان جیسا قحط ڈال دے ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں پھر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے دُعا کرنا چھوڑ دی تو لوگوں نے کہا تم دیکھتے نہیں جن کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دُعا کرتے تھے وہ آگئے ہیں ۔ یعنی کفار کے غلبہ سے انہیں نجات مل گئی ہے ۔''

موجودہ حالات میں چونکہ مسلمان کئی ممالک میں (بوسینا فلسطین، کشمیر، الجزائر وغیرہ) سفاک وخونخوار دشمن کے ظلم وستم اور جبر واستبداد کا نشانہ بنے ہوئے ہیں اور کئی ممالک میں مسلمان سالہا سال جور وجفا کی چکی میں پس

رہے ہیں توانکی نصرت اور علائے کلمۃ اللہ کیلیئے جب ہم جہاد بالسیف وغیرہ جیسی تدابیر کے ساتھ صف آراستہ ہیں تو ہمیں قنوت نازلہ جیسے مجرب ہتھیار سے بھی کام لینا چاہیئے ۔ تمام مسلمان اپنی نمازوں میں رکوع کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر سجدے میں جانے سے قبل ان کیلیئے دعا کریں ۔ دُعا کرتے وقت امام مختلف ادعیہ جب پڑھے تو پیچھے مقتدی آمین کہتے جائیں جیسا کہ اوپر ابوداوٗد کے حوالے سے صحیح گذر چکی ہے قنوت نازلہ سے مقصود مظلوم و مقہور مسلمانوں کی نصرو کامیابی اور سفاک وجابر دشمن کی ہلاکت و بربادی ہے اسلیئے اس مقصد کو جو دعا بھی پورا کرے وہ مانگی جا سکتی ہے ۔ امام نووی نے شرح مسلم ۲۳۷/۲ ۱/۱ میں لکھا ہے کہ :

"والصحیح أنہ لا یتعین فیہ دعاء مخصوص لمی یتحصل بکل دعاء وفیہ وجہ أنہ لا یحصل الا بالدعاء المشہورۃ اللھم اہدنی فیمن ہدیت الی اٰخرہ والصحیح ان ہذا مستحب لاشرط "

'' صحیح بات یہ ہے کہ اس بارے میں کوئی مخصوص دُعا متعین نہیں بلکہ رہاس دُعا کو پڑھا جا سکتا ہے جس سے یہ مقصود حاصل ہوتا ہے اور اللھم اھدنی فیمن ھدیت آخرتک پڑھنا مستحب ہے شرط نہیں ۔
یاد رہے : اولیٰ اور بہتر یہ ہے کہ یہ مذکورہ دُعا بھی پڑھی جائے اور اسکے بعد ہو دعائیں بھی پڑھی جائیں جو اسی معنی کی قرآن مجید اور حدیث نبوی میں موجود ہیں مختلف دعائیں مانگنا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور سلف صالحین رحمہ اللہ سے ثابت ہیں جیسا کہ سیدنا ابی کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب رمضان لامبارک میں تراویح پڑھاتے تو ہنگامی حالات کے پیش نظر مخالفین اسلام کیلیئے بد دعا کرتے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور مسلمانوں کیلیئے استغفار کرتے تھے ۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کی صحیح ابن خیزمہ ۱۵۵/۲ ۔ ۱۵۶ کے حوالہ سے علامہ البانی حفظہ اللہ نے قیام رمضان /۳۲ پر لکھا ہے کہ :

((وکان یلعن الکفرۃ فی النصف اَللھم قاتل الکفرۃ الذین یصدون عن سبیلک ویکذبون رسلک ولا یؤمنون بوعدک وخالف بین کلمتھم واَلق فی قلوبھم الرعب واَلق علیھم رجزک وعذابک الہ الحق ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و یدعوا للمسلمین بما استطاع من خیر ثم یستغفر للمومنین))

'' نصف رمضان میں کافروں پر لعنت کرتے اور کہتے اے اللہ ان کافروں کو جو تیرے راستے سے رکوتے ہیں اور تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں اور تیرے وعدوں پر ایمان نہیں لاتے تباہ کر دے اور ان کے کلمات میں مخالفت ڈال دے اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دے اور ان پر عذاب و سزا ڈال دے ''
پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے اور مسلمانوں کیلیئے اپنی استطاعت سے بھلائی کی دعا کرتے اور مومنوں کیلیئے استغفار کرتے ۔

چند دعائیں قرآن وحدیث سے درج کی جاتی ہیں : پی ڈی ایف صفحہ 178

نوٹ : ائمہ مساجد اور قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ کافروں سے برسر پیکار دُنیا بھر کے مجاہدین کی نصرت و کامیابی اور ان کے مصائب میں کمی کیلیئے اپنی نمازوں میں قنوت نازلہ کا اہتمام کریں اور جو لوگ جہاد میں شریک نہیں ، مجاہدین کی یہ اعانت ان پر فرض ہے ۔
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج 1

محدث فتویٰ